بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۸۳

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۹ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۲۶ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۹ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو سر درد۔ نزلہ ضعف اور اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادگان مرزا وسیم احمد صاحب۔ مرزا حفیظ احمد صاحب۔ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مرزا انور احمد صاحب۔ مرزا طاہر احمد صاحب اور منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم آج شام ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ مولوی عبد الرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید ان کے ہمراہ ہیں۔ عبد الرحمن صاحب یمنی سابق کارکن بیت المال

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

گاندھی جی کی روحانیت اور مسلمان

اگر خدانخواستہ گاندھی جی کی کسی تحریک میں شمولیت کی وجہ سے یا اسے ناکام بنانے کے لئے مؤثر کوشش نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں پر کبھی تباہی آئی۔ تو اس کا موجب وہی لوگ ہوں گے۔ جو نہ صرف گاندھی جی کو منزہ عن الخطا سیاسی لیڈر سمجھتے ہیں۔ اور آنکھیں بند کر کے ان کی ہر بات ماننا۔ اور دوسروں سے منوانا ضروری سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کی روحانیت کا ڈھنڈورا بھی پیٹتے رہتے ہیں۔ جن دنوں گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون زوروں پر تھی۔ اور ہندوستان میں طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ اسی ذہنیت کے مسلمانوں نے گاندھی جی کو مہدی تک کہدیا تھا۔ اور انہیں روحانیت کے نہایت اعلیٰ مقام پر بٹھا کر مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عقیدت پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گاندھی جی کی تقلید کر کے ہزاروں مسلمان تباہ و برباد ہو گئے لاکھوں۔ اور کروڑوں روپے کا نقصان اٹھایا۔ اور ہزاروں مسلمان کہلانے والوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔ جنہیں آریوں نے مرتد کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔

اب پھر یہ خطرہ پیدا ہوتا نظر آ رہا ہے اور اس کی ابتداء احرار کی طرف سے ہو رہی ہے۔ احراری آرگن "زمزم" (۷ اگست) میں "مشرق اور مغرب کا فرق" کے عنوان سے ایک شذرہ شائع ہوا ہے۔ جس میں دو انگریز عورتوں کے دو فقرے پیش کر کے گاندھی جی کی روحانیت کا اعلان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ایک انگریز نژاد عورت حال ہی میں فرانس کو خیرباد کہہ کر انگلستان میں آئی ہے۔ اس نے کہا" برطانیہ کے لوگ مشکل ہی سے یقین کریں گے۔ کہ جنرل ڈیگال ان لاکھوں فرانسیسیوں کا خدا ہے۔ جو رات دن برطانیہ کی فتح و کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ یہ تو ہے مغرب۔ جہاں ہٹلر کا بڑا مخالف خدا کے درجے میں ہے۔ اب مشرق کا حال بھی سنئے۔ گاندھی جی کی ایک چیلی ہیں۔ جو انگریز نژاد ہیں۔ اور نام ہے میرا بہن آپ نے یو۔پی کے ٹریننگ کیمپ میں عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ "خدا پر ایمان اور اعتقاد رکھیں۔ اور وطن کی آزادی کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں"۔ دونوں عورتیں انگریزی نژاد ہیں۔ مگر ایک نے فرانس میں پرورش پائی اور جنرل ڈیگال کو خدا بنا بیٹھی۔ دوسری نے گاندھی جی سے تربیت حاصل کی۔ اور اصل خدا کو نہ بھولی۔ یہ ہے مادیت۔ اور روحانیت کے صحیح امتزاج کا نتیجہ یورپ کا نقطہ نظر صرف مادیت ہے۔ اس لئے اسے خدا بھی مادی اور جسمانی چاہیئے"۔

مطلب یہ کہ گاندھی جی کی تربیت نے ایک انگریز نژاد عورت میں ایسی روحانیت پیدا کر دی ہے۔ کہ ایک موقعہ پر اس کی زبان پر "اصل خدا" کا نام آ گیا۔ اور یہ ایسا غیر معمولی امر ہے۔ کہ اسے مغرب پر مشرق کی بہت بڑی فضیلت قرار دے کر دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ کسی انسان کو خدا قرار دینے کی نسبت حقیقی خدا کو ماننا بہت اچھی بات ہے۔ مگر اسے روحانیت کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس وقت لاکھوں اور کروڑوں انسان دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو زبان سے خدا کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال اور دیگر عقائد ایسے ہیں۔ کہ ان کے ہوتے ہوئے ان میں روحانیت کا شائبہ بھی نہیں پایا جا سکتا۔ اور جب خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام یعنی اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہی ہے۔ اور فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔ یعنی جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کا پیرو ہو گا۔ اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا۔ تو پھر کسی مسلمان کہلانے والے کے وہم و گمان میں بھی یہ بات کیونکر آ سکتی ہے کہ اسلام کو جھوٹا اور ناقابل عمل سمجھنے والا کوئی شخص روحانیت کے کوچہ میں دخل رکھ سکتا ہے۔ اور کسی کو اپنی تربیت سے روحانیت سکھا سکتا ہے۔

کیا اس میں کوئی شک ہے۔ کہ گاندھی جی مسلمان نہیں۔ وہ اسلام کو سچا مذہب یقین نہیں کرتے۔ اور اسلامی شریعت کو ناقابل قبول اور ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ پھر کوئی مسلمان نہ صرف ان کی روحانیت کا بلکہ ان کے پاس رہنے والی ایک غیر محرم عورت کی روحانیت دیکھنے کا خیال بھی کیونکر اپنے ذہن میں لا سکتا ہے۔

کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایک انگریز نژاد عورت کا صرف اپنی زبان پر خدا کا نام لے آنا تو نہ صرف اس کی بلکہ گاندھی جی کی روحانیت کا اتنا بڑا ثبوت بن گیا۔ کہ اس کا ڈھنڈورا پیٹنا ضروری خیال کیا گیا۔ لیکن اس وقت تک انگلستان میں سینکڑوں انگریز نژاد مرد اور عورتیں جو احمدیہ مشن کے ذریعہ اسلام قبول کر کے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پر بھی ایمان لا چکی ہیں۔ اسلام کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتی ہیں اور شریعت اسلامی پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ اسلام کی صداقت اور فضیلت پر آئے دن مضامین لکھتی رہتی ہیں۔ ان میں "زمزم" اور اس کے ہم خیال لوگوں کو کبھی روحانیت کا کوئی ذرہ نظر نہ آیا۔ اور نہ کبھی یہ اعتراف کرنے کی توفیق ملی۔ کہ وہ جماعت جو مرکز مغرب میں انگریز نژاد لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام بنا رہی ہے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور درود بھیجنا سکھا رہی ہے۔ اور دوسروں کو دعوت اسلام دینے پر لگا رہی ہے۔

اس کا قائم کرنے والا یقیناً خدا تعالےٰ کا برگزیدہ اور موجودہ زمانہ میں روحانیت کا سرچشمہ ہے ٭

اسلام کی اتنی بڑی صداقت اور انگریز نژاد ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں انسانوں کا حلقہ بگوش اسلام ہو کر روحانیت کا اعلےٰ مقام حاصل کرنے کے واقعات کو نظرانداز کر کے صرف خدا کا ذکر ایک انگریز نژاد عورت کی زبان سے سن کر شور مچا دینا کہ یہ مغرب کی مادیات کے مقابلہ میں شرق کی روحانیت کا ثبوت ہے۔ جو گاندہی جی کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے لوگ نہ یہ جانتے ہیں کہ روحانیت کیا ہے۔ اور نہ انہیں یہ معلوم ہے کہ حقیقی روحانیت صرف اسلام میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ خود تو سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ہی دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے فتنہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اور حقیقی اسلام سے وابستگی پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو آسمانی نشانات میں اسلام کا مقابلہ کر سکے

"آسمانی نشان اور برکات اور پرمیشر کی شکتی کے کام صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور دُنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ کہ ان نشانوں میں اسلام کا مقابلہ کر سکے۔ اس بات کے لئے خدا تعالےٰ نے تمام مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے مجھے پیش کیا ہے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں میں ایک بھی نہیں کہ جو آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا مقابلہ کر سکے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے۔ جو آسمانی نشان ساتھ رکھتا ہو۔ اور کامل امتیاز کا نور اس کے سر پر چمکتا ہو۔ سو وہ اسلام ہے کیا عیسائیوں میں یا سکھوں میں یا ہندوؤں میں کوئی ایسا ہے۔ کہ اس میں میرا مقابلہ کر سکے سو میری سچائی کے لئے یہ کافی حجت ہے۔ کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں۔ اب جس طرح چاہو اپنی تسلی کر لو۔ کہ میرے ظہور سے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جو براہین احمدیہ میں قرآنی منشاء کے موافق تھی اور وہ یہ ہے۔ ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله" (تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۵۴)

جماعت احمدیہ گنج کا تبلیغی جلسہ

بروز ہفتہ ۱۵ ظہور (اگست) مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے علماء اسلام کے مختلف فضائل و محاسن بیان فرمائیں گے اور مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے جائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا

پہلا اجلاس بعد نماز عصر

زیر صدارت جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر

بعد تلاوت و نظم

اعتراضات کے جواب۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل مبلغ احمدیت

" " ۔ جناب شیخ محمد لطیف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر

صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء

زیر صدارت جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن

بعد تلاوت و نظم۔ وفات مسیحؑ۔ قمر اجنالوی

مسئلہ ختم نبوت۔ جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

عبدالستار قمر اجنالوی سیکرٹری تبلیغ و نشر و اشاعت جماعت احمدیہ گنج

چندہ تعمیر مسجد نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے متعلق قابل توجہ اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے لیگوس (نائیجیریا) میں احمدیہ جماعت کو مسجد کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے بطور امانت پانچ ہزار روپیہ چندہ فراہم کرنے کی اجازت منظور فرمائی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود کوشش اور متعدد دفعہ اخبار میں اعلانات شائع کرانے کے یہ رقم ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو خاص طور پر اس کام کے لئے مختلف جماعتوں میں دورہ کرنے کے واسطے بھیجا جا رہا ہے۔ تا کہ بقیہ رقم جلد سے جلد فراہم ہو کر یہ کام مکمل ہو سکے امید ہے کہ احباب۔ ان کے ساتھ تعاون کر کے حسب توفیق بڑھ چڑھ کر اس کام میں حصہ لیں گے۔ چونکہ ایک دور افتادہ ملک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مسجد کا تعمیر کرنا ایسی نیکی ہے۔ جو از قسم باقیات الصالحات ہے۔ اس لئے اس کار خیر میں شامل ہونے والے احباب رہتی دنیا تک اپنے اس صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔

سید محمد لطیف صاحب کو یہ بھی اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ اس دورہ میں حسب موقعہ اگر وقت ملے تو بعض جماعتوں کا حساب بھی پڑتال کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) چودھری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کو ٹانگ میں تکلیف ہے (۲) محمد علی صاحب فیض اللہ چک کے عزیز چودھری عبدالغنی صاحب دو ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں (۳) غلام قادر صاحب لنگیری ضلع جالندھر کا بہنوئی حبیب الرحمٰن اور دو بھانجے مبارک احمد اور عبداللہ خان میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ نیز ان کی والدہ صاحبہ اور ایک بھانجہ ظفر احمد بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں ٭

انجمن احمدیہ بنگلور کا پتہ:۔ چونکہ اکثر احمدی احباب کاروبار یا ملازمت کے سلسلہ میں بنگلور تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت کے لئے انجمن احمدیہ کا پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ نمازوں وغیرہ کے لئے آسانی سے تشریف لا سکیں۔ (بنگلور چھاؤنی ۱۴۲ بلاک پلی روڈ متصل مسجد سیشن محلہ بمکان محمد موسےٰ رضا صاحب) نیز خاکسار جماعت احمدیہ بنگلور کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ کوئی صاحب ملاقات کرنا چاہیں تو اس پتہ پر مل سکتے ہیں۔ بی ایم عبدالرحیم آف میسرز ایم موسےٰ رضا صاحب اینڈ سنز قلکی ایجنٹ گورنمنٹ کنٹریکٹرز نیو مارکیٹ بنگلور سٹی۔ خاکسار محمد عبدالرحیم سیکرٹری جماعت احمدیہ بنگلور

دعائے مغفرت

(۱) ۲۸ جولائی کو میاں جمال دین صاحب جو کہ بہت مخلص احمدی تھے تین چار روز بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ محمد اسمٰعیل گھڑی ساز فرید کوٹ (۲) چودھری شکر اللہ خان صاحب مدرس تحریک جدید ڈسکہ سے لکھتے ہیں میرے بہنوئی چودھری جلال الدین صاحب چک ۵۶۳ فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ (۳) میرے بھائی عبدالکریم خان صاحب راولپنڈی کا بچہ رفیق احمد بقضائے الٰہی ۱۸ ۷/۴۲ کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار محمد شفیع (۴) برادرم خواجہ محمد امین صاحب کی بچی صفیہ ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۱ہش کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار خواجہ عبدالکریم خالد قادیان (۵) حکیم محمد ابراہیم صاحب عادل کا لڑکا ادریس احمد ۲۹ ۷/۴۲ کو فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار دین محمد سیکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ (۶) عزیز رفیق احمد ابن برادرم بشیر احمد صاحب چغتائی۔۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف ۔ قادیان

(۵۰)

ماہ رمضان میں اگر کوئی شخص سفر سے آتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے دریافت فرماتے ۔ کیا روزہ ہے۔ اگر وہ کہتا ۔ ہاں تو آپ اس کا روزہ افطار کرا دیتے۔ اور فرماتے۔ کہ سفر میں روزہ جائز نہیں۔ اور آپ اس بات پر زور سے عمل کرتے ۔ چنانچہ ایک دفعہ جب حضور دہلی سے قادیان واپس تشریف لا رہے تھے ۔ تو راستہ میں امرتسر کے احباب کی درخواست پر حضور نے امرتسر میں قیام ۔ اور پبلک لیکچر دینا منظور فرمایا رمضان کا مہینہ تھا۔ ارشادِ الٰہی کے ماتحت حضور نے اور حضور کے ساتھ خدام نے روزہ نہ رکھا۔ دوران لیکچر میں جیسا کہ لیکچرار کو ضرورت ہوتی ہے۔ بالکل سادگی سے آپ کے خدام نے چائے پیش کر دی۔ اور حضور نے بھی سادگی سے اس کا ایک گھونٹ پی لیا ۔ بس پھر کیا تھا۔ مخالفین نے بے حد شور و شر کیا۔ اور پتھروں کی بارش برسا دی۔ مگر اللہ تعالے نے حضور کو واللہ یعصمک من الناس کی پیشگوئی کے ماتحت بالکل محفوظ مکان تک پہونچا دیا۔ اور وہاں سے حضور علیہ السلام قادیان بخیریت تمام آگئے۔ اس کے بعد امرتسر میں سخت ہیضہ پڑا۔ اور لوگ بکثرت مرے:

(۵۱)

حضور علیہ السلام کی عادت تھی ۔ کہ فرائض سے پہلے سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد میں نماز باجماعت کے لئے تشریف لاتے۔ مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ جب امام تھے۔ تو جماعت حضور کے تشریف لانے پر فوراً کھڑی ہو جاتی ۔ کیونکہ مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس کے آنے سے قبل ہی مسجد میں موجود ہوتے ۔ انہیں درس و تدریس کا کوئی کام نہ تھا ۔ مگر جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ امام ہوتے۔ تو وہ چونکہ مطب میں طلباء کو پڑھانے میں اکثر مصروف رہتے۔ اس لئے مسجد میں دیر سے آتے۔ حضرت اقدس انہیں بلا بھیجتے ۔ مولوی صاحب فرماتے۔ چلو میں آتا ہوں۔ اور طلباء سے کہتے ۔ کہ سبق جلدی جلدی ختم کرو حضرت اقدس احباب کے مجمع میں مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہتے۔ کچھ دیر بعد پھر فرماتے کیا مولوی صاحب آ گئے۔ حاضرین کہتے نہیں اس پر حضور پھر کسی کو بلانے کے لئے بھیجتے اور خود تقریر میں مصروف ہو جاتے ۔ غرضکہ بعض دو ۔ دو ، تین ۔ تین مرتبہ ایسا ہوتا حضور علیہ السلام انتظار فرماتے۔ اور جب حضرت مولوی صاحب تشریف لاتے۔ تو نماز کھڑی ہو جاتی:

حضور علیہ السلام فرائض کے بعد کی سنتیں گھر میں جا کر پڑھتے۔ ہاں اگر کسی ضروری امر کے لئے فرائض کے بعد مسجد میں تشریف رکھنا ہوتا ۔ تو پھر آخری سنتیں بھی مسجد میں ہی ادا فرمایا کرتے ۔ اور ایسا نماز مغرب کے بعد عموماً ہوتا تھا ۔ کیونکہ حضور اس وقت احباب کے ساتھ بعد از مغرب کھانا کھانے اجلاس فرما کر مختلف مسائل پر گفتگو کرنے اور مختلف امور۔ نیز متفرق اخبارات سُننے کے لئے تشریف رکھا کرتے تھے:

نماز جمعہ کے لئے جب حضور مسجد اقصٰی میں تشریف لے جاتے ۔ تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھتے ۔ جمعہ اور عیدین کی نمازیں دُوسرے امام کی اقتداء میں ادا فرماتے ۔ اور خطبہ بھی وُہی امام پڑھتا تھا۔

(۵۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ہر قسم کے لوگ بیٹھتے ۔ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرتے۔ ہاں بڑی باتوں کا خیال رکھتے ایک دن حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا ۔ حضور یہ داڑھی منڈھے آپ کے پاس بیٹھے رہتے ہیں۔ اور آپ ان کو منع نہیں فرماتے ۔ حضور نے فرمایا میر صاحب! آپ کو چہرہ کی داڑھی کا فکر لگا ہُوا ہے۔ اور مجھے ان کے دل کی داڑھی کا غم ہے ۔ وُہ درست ہو جائے ۔ تو ظاہری داڑھی خود ہی رکھ لیں گے ۔ کیونکہ جب یہ دیکھیں گے ۔ کہ میری اور میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی داڑھی ہے۔ تو انہیں بھی داڑھی رکھنے کا خیال پیدا ہو جائے گا:

(۵۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمراء کی طرح کبھی تنخواہ دار ملازم نہیں رکھے ۔ ہاں آپ کے غریب احباب آپ کے دروازے پر پڑے رہتے تھے ۔ اور مختلف کام جو حضور فرماتے۔ کر دیتے ۔ اور حضور ان کی پرورش فرماتے ۔ مثلاً شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ عموماً لنگرخانہ کے لئے دیہات سے ایندھن خرید کر لایا کرتے تھے۔ حافظ قدرت اللہ خان صاحب ڈیوڑھی پر رہتے اکبر خان صاحب رض صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کو گود میں رکھا کرتے ۔ اسی طرح گھر میں کئی غریب یا بیوہ عورتوں اور بچوں کی پرورش ہوتی۔ چراغ ۔ فجا ۔ عمر دین ۔ مہر دین ۔ خورد سال لڑکے گھر میں رہتے۔ اسی طرح والدہ صاحبہ مہر دین ۔ والدہ صاحبہ صفیہ ۔ والدہ صاحبہ اکبری ۔ مکرمہ عائشہ بنت مکرم محمد شادی خان صاحب گھر میں آنے جانے والے ۔ بچے جب بلوغت کے قریب پہونچتے۔ تو حضور ان کو گھر میں جانے سے روک دیتے:

(۵۴)

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہُوا ۔ کہ مہمان خانہ میں حقّہ نوشی کا مشغلہ بڑھنے لگا ۔ اور لوگ نماز سے غافل ہونے لگے ۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو آدمیوں کو قادیان سے چلے جانے کا حکم دیا۔ اور وُہ چلے گئے:

(۵۵)

ایک دفعہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ (والدہ مرزا رشید احمد صاحب) رات کے وقت بیمار ہو گئیں۔ مرزا صاحب اُن دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ اور نیچے دیوان خانہ میں رہتے تھے ۔ وُہ اُوپر مارے درد کے تڑپ رہی تھیں۔ اور حضرت اقدس اُن کے کراہنے کی آواز سُن رہے تھے ۔ اور سخت بے تاب تھے ۔ آپ گھبراہٹ کی حالت میں کبھی ادھر آتے ۔ کبھی اُدھر جاتے۔ اور بار بار دریافت کرتے ۔ کیا سلطان احمد اوپر دیکھنے کے لئے نہیں آیا ۔ حضور کی ہمدردی کا یہ حال تھا ۔ حالانکہ اُن دنوں ان لوگوں کی یہ حالت تھی ۔ کہ حضور علیہ السلام سے بات تک کرنے کے روادار نہ تھے ۔ والدہ صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب مرزا امام الدین صاحب کی بیٹی تھیں۔ اور وُہ حضرت اقدس کے جانی دُشمن تھے ۔ یہ واقعہ مجھے میری بیوی نے سُنایا تھا:

(۵۶)

اُن دنوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اگر کسی دوست کو کام ہوتا ۔ اور کچھ عرض کرنا ہوتا تو مسجد مُبارک کی اندر کی سیڑھیوں سے آتا ۔ اور اُس دروازہ پر جو آج کل بند کر دیا گیا ہے ۔ دستک دیتا ۔ بچے ۔ اور عورتیں اس کا معمول سمجھ کر پرواہ نہ کرتے ۔ کہ دریافت کریں ۔ کون ہے ۔ اور کیا کام ہے ۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے کچھ نہ کہتے اور بعض اوقات خود بلا تکلف دروازہ پر تشریف لے آتے ۔ کبھی ایسا ہوتا ۔ کہ ننگے سر ہی دروازہ پر تشریف لے آتے ۔

(۵۷)

نماز فجر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اوّل وقت پڑھا کرتے تھے ۔ سلام اور سُورج چڑھنے کے درمیان کافی وقفہ ہوتا ۔ جس میں سونے والا جا کر خاصہ وقت سو لیتا ۔ سفر کرنے والا کئی میل سفر کر سکتا ۔ ایک دفعہ چاندنی رات میں مؤذن کو دھوکا لگا ۔ اس نے پوہ پھٹنے سے کافی پہلے اذان دے دی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آئے ۔ لوگ بھی جمع ہو گئے ۔ اور نماز پڑھی گئی ۔ بعد میں علم ہُوا ۔ کہ نماز پو پھٹنے سے پہلے ادا ہو گئی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی پر اکتفا کیا ۔ اور دوہرائی نہیں:

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مذہب سے عام بے رغبتی اور اس کا علاج

گزشتہ مضامین میں اس بات کو واضح کیا جاچکا ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں کی مذہب سے بے رغبتی کا باعث یہ ہے کہ اس سے رغبت کا کوئی نتیجہ کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ لوگ اگر عبادت کریں نمازیں پڑھیں۔ پوجا پاٹھ کریں۔ مسجدوں اور مندروں میں جائیں۔ ایک مقررہ رستہ پر چل کر اپنی زندگی گزاریں تو کیوں۔ جب انہیں کوئی ٹھوس نتیجہ نظر نہ آئے۔ یہ کہنا کہ مرنے کے بعد ان باتوں کا اجر ملے گا کوئی تسلی بخش جواب نہیں۔ وعدۂ فردا پر کون اعتبار کرے۔ ہاں۔ اگر اسی دنیا میں کوئی نتیجہ نظر آئے۔ کچھ فائدہ دکھائی دے۔ اور انسان کو اطمینان حاصل ہوسکے کہ مذہب کی جو غرض و غائت ہے یعنی خداتعالےٰ کا قُرب اور اس کا لقاء یہ اسے حاصل ہورہا ہے۔ تو البتہ اس کے اندر مذہب کے ساتھ گہرا اخلاص اور عقیدت قائم ہوسکتی ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہوسکتی ہے۔ کہ خود خداتعالےٰ کی طرف سے اسے اطمینان دلایا جائے۔ وہ خداتعالےٰ کے کلام کو اپنے کانوں سے سنکر یہ یقین کرسکے۔ کہ کوئی ایسا خُدا زندہ اور حی و قیوم موجود ہے۔ جس کا اس کے مذہب نے ذکر کیا ہے۔ اور واقعی ایسی صفات کے ساتھ موجود ہے۔ جن کی مثال نہیں۔ اور پھر وہ مشاہدہ کرسکے۔ کہ اس کے ساتھ تعلق اس کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور اس سے محرومی سراسر ہلاکت اور خسران و تباہی ہے۔ یہ خصوصیات اور خوبیاں اسلام میں پوری طرح پائی جاتی ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں کہ خداتعالےٰ کے کلام کا سلسلہ بند ہوگیا وہ اپنے پیاروں اور مقربین کے ساتھ اب بھی اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح پہلے کرتا تھا۔ اب بھی اسی طرح اپنے بندوں کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔ اسلام ہر زمانہ میں کلام الہٰی کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔ اور خداتعالےٰ کے کلام کرنے کو کسی خاص زمانہ تک محدود نہیں کرتا۔ وہ صرف یہ دعوےٰ نہیں کرتا کہ کلام الہٰی کا دروازہ کھلا ہے۔ بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کرتا ہے۔ وُہ اپنے آغاز سے لے کر آج تک برابر ایسے انسان پیش کرتا ہے۔ جو اس کی تعلیم پر چلتے ہوئے خداتعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات میں اسلام کی یہ خصوصیت اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوت قدسیہ سے ہزاروں ایسے انسان پیدا کردیئے۔ جن پر خداتعالےٰ کا کلام نازل ہُوا۔ یہ خصوصیت صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ ہر مذہب خداتعالےٰ کی طرف سے تھا۔ اور کسی نبی کے ذریعہ قائم کیا گیا۔ لیکن وہ سب وقتی اور عارضی تھے۔ جو اپنے اپنے وقت تک کام کرکے ختم ہوچکے۔ اب ان سے وابستگی ایسی ہی ہے جیسے کسی لاش کے ساتھ کوئی چمٹا رہے اسلام کے سوا کوئی اور مذہب نہیں جس کی اتباع انسان کو اس مقام تک پہونچا سکے۔ جس تک پہونچنا غایت مذہب ہے۔ اور اس کا ثبوت یہی ہے۔ کہ کوئی ایک بھی ایسا مذہب دُنیا میں سوائے اسلام کے نہیں۔ جس پر چلکر انسان کلام الہٰی سے سرفراز ہوسکے۔ دنیا میں کوئی ایک بھی تو ایسا انسان نہیں۔ جو یہ دعوےٰ کرسکے۔ کہ خداتعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور اس پر اظہار خوشنودی کرچکا۔ اس کی دُعائیں سنتا۔ اور اس کی تائید و حمائت کرتا ہے۔ صرف اسلام ہی ہے جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ اور لذیذ ثمرات پیش کرتا ہے۔ مذہب کی جو غرض بیان کرتا ہے۔ اپنے پیچھے چلنے والوں کو وہ حاصل کرا دیتا ہے۔ اور محبوب ازلی و حقیقی کا چہرہ سامنے دکھا دیتا بلکہ اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے۔

پس یہ ایک ایسی خصوصیت مذہب اسلام کی ہے۔ جو کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ اور ایک ایسی فضیلت ہے۔ جو اسے تمام دیگر ادیان پر غالب کرتی ہے۔ اور جب تک یہ چیز کسی مذہب میں دکھائی نہ دے۔ اس کے ساتھ اس کے پیروؤں کو دلی لگاؤ کیونکر ہوسکتا ہے۔ تمدنی الجھنوں اور تعلقات سے مجبور ہوکر وہ اپنے کو اس کی طرف منسوب کرتے رہیں تو الگ بات ہے ورنہ اس کے ساتھ ان لوگوں کو کوئی اخلاص اور عقیدت ہرگز نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس کا کوئی نتیجہ ان کی آنکھوں کے سامنے نہیں ہوتا:۔

دوسرے سب مذاہب اس دروازہ کو بند کرتے ہیں۔ لیکن ایک صاحب عقل و دانش انسان اس سے تسلی نہیں پاسکتا اس کا دل نہیں مانتا۔ کہ وہ خُدا جو پہلے اپنے بندوں سے کلام کیا کرتا تھا اب کیوں چپ ہوگیا۔ اب اس نے کلام کرنا کیوں بند کردیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ پرانے زمانے میں ہمارے بزرگوں سے بولا کرتا تھا مگر کیا وجہ ہے کہ آج ہم اس کی آواز نہیں سن سکتے۔ خداتعالےٰ کی صفات تو ہمیشہ قائم رہنے والی ہیں وہ زوال اور نقائص سے پاک اور مبرّا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ اس کی طاقت گویائی میں تعطل واقع ہوگیا۔ پہلے وُہ بولا کرتا تھا۔ اور اب ہزاروں سالوں سے خاموش ہے۔

پھر یہ بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی بلکہ اس سے کسی کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وُہ آج دیکھتا بھی ہے سنتا بھی ہے۔ ممکن ہے جس طرح آج وُہ بولتا نہیں۔ اسی طرح آج سنتا اور دیکھتا بھی نہ ہو۔ اب وہ پہلے کی طرح علیم بھی نہ ہو۔ پہلے کی طرح اب حفاظت بھی نہ کرسکتا ہو۔ اور اگر یہ نہیں بلکہ اسکی صفات جس طرح پہلے کام کررہی تھیں۔ آج بھی بدستور کررہی ہیں۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ اس کی صفت تکلم کیوں بند ہوگئی۔ اس میں کیا مصلحت ہے۔ کہ اس کی اور تمام صفات تو بدستور کام کررہی ہیں۔ مگر اس کا بولنا بالکل بند ہوگیا۔ اس کی رویت اور دیدار تو پہلے ہی ناممکن تھا۔ کیونکہ وراء الوراء ہستی ہے۔ اور اس کی ہستی کا یقین دلانے کا صرف یہی ایک ذریعہ تھا۔ یعنی اس کا کلام کرنا اب اگر یہ بھی بند ہوگیا۔ تو خداتعالےٰ پر ایمان اگر ہو تو کیونکر ہو۔ انسان کی ترقی یافتہ رُوح تسکین حاصل کرے تو کیونکر۔ پس مذہب سے بے رغبتی کا علاج وُہ نہیں جو "پریت نگر" یا ہیچو قسم دوسری سوسائٹیاں تجویز کرتی ہیں۔ بلکہ ایسے مذہب کی دُنیا میں اشاعت کرنا ہے۔ جو انسان کی ترقی یافتہ رُوح کے لئے اپنے اندر تسکین کا سامان رکھتا ہے اور جو بندے کو اس کی عبادت کے ٹھوس نتائج اسی دُنیا میں دکھا کر اس کو حق الیقین کے مقام پر کھڑا کردیتا ہے جو اسے خالی خولی وعدوں پر نہیں رکھتا آئندہ زندگی میں نتائج کی امید پر زندہ نہیں رکھتا۔ بلکہ جو وعدہ کرتا ہے۔ اس کے واضح۔ نمایاں اور شک و شبہات سے بالا آثار دکھا دیتا ہے۔ خود بندے کو خدُا سے ہم کلام کراسکتا ہے۔ اور اس طرح خود خدا کے مونہہ سے بندہ کو اس کی رضا کا علم ہوسکتا ہے سخت مشکلات اور مصائب کے اوقات میں اسکی پکار سنتا اور ظاہری اسباب کے بالکل خلاف اسکی مدد و نصرت کرتا ہے۔ اس کے دکھوں اور تکالیف کو محض اپنے فضل سے دُور کرتا ہے۔ غیر معمولی رنگ میں کامیابی عطا کرتا ہے

حبوب کیپاب

آپ کا دل دھڑکتا ہے اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا جگر کی خرابی ہے تو "شباکون" استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے یا خون کی کمی ہے۔ تو "حبوب کیپساب" استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص عہ/۸

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب کا صحیح مفہوم

غیر احمدی علماء بھی تاویل طلب امور کی ایسے رنگ میں تشریح کرتے ہیں۔ جو ظاہری لحاظ سے بہت ہی مضحکہ خیز اور بعید از عقل ہوتی ہے۔ انہی امور میں سے ایک عقیدہ کسرِ صلیب کا بھی ہے۔ حدیث میں جہاں حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کا ذکر ہے۔ وہاں اس کا ایک کام کسرِ صلیب بھی مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ۔ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احدٌ (ترمذی کتاب الفتن)

اس حدیث میں جو امور بیان ہوئے ہیں ان کے متعلق غیر احمدیوں کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح سؤروں کو مارنے کے لئے جنگلوں اور وادیوں میں ساری عمر پھریں گے حتیٰ کہ ان کو ختم کر دیں گے۔ پھر ان کے پاس اتنا مال ہوگا۔ کہ لوگوں کو مفت دیں گے مگر لوگ مال سے اس قدر سیر ہو جائیں گے کہ قبول ہی نہیں کریں گے۔ اور پھر وہ جگہ بجگہ عیسائیوں کی لکڑی۔ لوہے وغیرہ کی صلیبیں توڑتے پھریں گے۔ مگر یہ تینوں امور ایسے ہیں۔ جو ایک نبی کی شان کی منافی ہیں۔ نبی کا کام شکار کرنا یا جنگلوں کی خاک چھاننا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تو قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ لوگوں کے اندر ایمان اور روحانیت پیدا کرتا ہے۔ پس ضروری طور پر ان تینوں امور کی ایسے رنگ میں تشریح کرنی پڑے گی جو قرین قیاس ہو۔

آخری کام جو مال تقسیم کرنے کے متعلق ہے۔ اس پر ہی اگر غور کریں۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ظاہراً اس کا یہ مفہوم لینا صحیح نہیں۔ انسانی فطرت اور اس کی حرص و طمع کی یہ حالت ہے۔ کہ آج تک کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ کہ ایک شخص مال سے اتنا سیر ہو گیا ہو کہ وہ مزید خواہش اس کی نہ کرے۔ اگر کسی کی بیس ۲۰ روپے تنخواہ ہے۔ تو وہ سَو ۱۰۰ روپیہ کا آرزومند ہوگا۔ اگر سو روپیہ ہے۔ تو وہ ہزار چاہے گا۔ اگر ہزار ہے۔ تو اس کی نظر لاکھوں پر ہوگی۔ ایک حکومت حاصل ہے تو دوسری حکومت کا طلبگار نظر آئے گا۔ چنانچہ موجودہ جنگ بھی اس پر کافی روشنی ڈال رہی ہے۔ پس یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ کہ وہ مال دئیے جانے پر قبول نہ کرے۔

اسی طرح کسرِ صلیب کا اگر ہم بھی یہ مفہوم لیں کہ مادی صلیبیں توڑی جائیں۔ تو اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ صلیب عیسائیوں کا مذہبی مقدس نشان ہے۔ اور وہ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر اس طرح توڑنا مراد لیا جائے تو یہ جبر اور اکراہ ہوگا۔ اور لا اکراہ فی الدین کے پیش نظر ایسا کرنا جائز نہیں۔

اگر مان لیں۔ کہ ظاہری صلیب کا توڑنا بھی کسی رنگ میں جائز ہے۔ تو بھی یہ کام ناممکن الاختتام ہے۔ کیونکہ عیسائی تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ حضرت مسیحؑ اگر صلیبوں کو توڑنا شروع کر دیں گے۔ تو وہ اور بناتے جائیں گے اور اس طرح یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔ پھر اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ لکڑی وغیرہ کی صلیبیں سب توڑی جا سکتی ہیں تو پھر عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق زمین پر۔ یا کاغذ پر۔ یا ہوا میں صلیبی شکل کھینچ کر اپنا مقصد حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ اور جب وہ اس طرح بھی اپنا کام چلا سکتے ہیں۔ تو اس صورت میں حضرت مسیح کا یہ سارا کام اکارت ہو سکتا ہے۔ پس ان حالات کی موجودگی میں ہمیں ضرور اس حدیث کی ایسے رنگ میں تشریح کرنی پڑے گی جو مناسب ہو۔

مذکورہ امور میں اگر اس امر کا مزید اضافہ کر دیا جائے۔ کہ آنے والے موعود کو جو مسیح اور ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ وہ بھی اپنے اندر ایک تمثیلی اور استعارے کا رنگ رکھتا ہے۔ تو ہم یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔ کہ یہ سارے کا سارا کلام اپنے اندر ایک تمثیلی رنگ رکھتا ہے جس کو ظاہر پر محمول کرنا نادانی ہے۔

اس حدیث ترمذی میں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ حاشیہ میں یکسر الصلیب پر ایک نوٹ میں لکھا ہے۔ کہ قال الطیبی یرید بقولہ یکسر الصلیب ابطال النصرانیۃ والحکم بشرائع الاسلام یعنے کسرِ صلیب سے مراد عقائد نصاریٰ کا بطلان ہے۔ اور یہی حقیقت ہے۔

اس کے علاوہ علامہ بدرالدینؒ شارح صحیح بخاری نے لکھا ہے فتح لی ھنا معنی من الفیض الالٰھی وھو ان المراد من کسر الصلیب اظھار کذب النصاریٰ۔ (عینی شرح صحیح البخاری جلد ۵ ص۵۸۴ مصری) یعنے مجھ کو اس مقام پر فیض الٰہی سے الہاماً یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کسرِ صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹے ہونے کا اظہار ہے۔

تیسرا حوالہ اس کے متعلق ملّا علی قاریؒ کا ہے۔ آپ نے مرقاۃ جلد ۵ ص۲۲۱ میں لکھا ہے کہ یکسر الصلیب کے معنے ہیں۔ ای یبطل النصرانیۃ۔ یعنے وہ نصرانیت کو باطل کرے گا۔

چوتھا حوالہ علامہ نووی کا ہے۔ انہوں نے بھی اس کے یہی معنے کئے ہیں (دیکھو نووی شرح مسلم مجتبائی ص۸۷)

ان حوالہ جات سے بالبداہت یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس حدیث کے جو معنے کرتی ہے۔ اور جو یہ ہیں کہ ابطال نصرانیت بے بنیاد نہیں۔ وہی معنے بڑے بڑے آئمہ نے کئے ہیں بالفرض اگر وہ نہ بھی کئے ہوتے۔ تو بھی اس میں عقلِ سلیم ہی کافی حکم تھی۔ عقلی اور نقلی ثبوت پیش کرنے کے بعد بہت سے قرائن بھی اس بات کے ملتے ہیں۔ کہ واقعی اس حدیث کے یہی معنے ہیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔ یہ حدیث متعدد کتب احادیث میں آتی ہے۔ امام بخاری نے بھی اس کو لیا ہے۔ اور اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں مسیح موعودؑ کا سارا مقصد واضح الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر ابن مریم اور مسیح کے لفظ میں بھی اشارہ ہے۔ کہ اس کا کام مسیح یا مسیحیت کے گرد چکر لگائے گا۔ کیونکہ آپ کو مثیل مسیح قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں آنے والے موعود کا اہم مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تمام ادیان پر اسلام کو غلبہ ہوگا۔ اور احادیث میں بھی ہے کہ مسیحؑ کے آنے سے اسلام غالب آجائے گا۔ ان تمام امور سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک بڑا مقصد عیسائیت کی تردید ہے۔ کیونکہ یہی ایک بڑا مذہب ہے۔ جو اسلام کے راستہ میں حائل ہے۔ جیسا کہ احادیث میں بھی ہے۔ کہ اس وقت دجّال کا غلبہ ہوگا۔ اور وہ اپنے انتہائی عروج پر ہوگا۔ پس ایسے وقت میں عیسائیت کا کامیاب مقابلہ تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کا مترادف ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے خلاف جو باتیں پیش فرمائیں ان میں سے ایک حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی وفات ہے۔ عیسائیت کی ساری بنیاد کفارہ پر ہے۔ اور کفارہ کی بنا حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت ہے۔ کہ خدا نے لوگوں کی خاطر اپنے اکلوتے بیٹے مسیحؑ کو لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کر کے صلیب پر لٹکا کر مار دیا۔ اس کے مقابل پر اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں فوت ہوئے بلکہ زندہ اتار دئیے گئے۔ اور بعد میں اپنی طبعی عمر پا کر کشمیر فوت ہوئے۔ تو یقیناً عیسائیت کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کی اپنی کتب۔ اور انجیل کے واضح اور بین دلائل سے اس دعویٰ کو ثابت کر دیا ہے۔

عقلی طور پر ایک اور رنگ میں بھی کسرِ صلیب کا یہ مفہوم لیا جا سکتا ہے۔ کہ یہود نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر مارنے کے لئے لٹکایا۔ تا کہ آپکو (نعوذ باللہ) لعنتی قرار دیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ انہوں نے حضرت مسیحؑ کو مارنے کی کوشش کی۔ لیکن دراصل مسیح سلامت رہا۔ اور خود صلیب ٹوٹ گئی۔ کیونکہ یہود اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پس آپ نے اس صلیبی عقیدہ کو توڑ کر اس رنگ میں کسرِ صلیب کا کام کیا۔ جو اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔

خاکسار۔ قدرت اللہ
دارالمجاہدین قادیان

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ امان ۱۳۲۱ ہش

شعبہ خدمت خلق

مقامی مجالس :- دارالبرکات شرقی

ایک عورت کو دو دفعہ شہر سے آٹا لا کر دیا۔ ایک مریض کو ہسپتال سے دوائی لا کر دی۔ ایک مریضہ کو مفت دوائی دی۔

دارالرحمت :- بیتامی کے لئے پندرہ روپے چندہ اکٹھا کیا گیا۔ ایک معذور کو اٹھا کر شہر پہنچایا۔ ایک لڑکے کے زخم پر پٹی کرائی۔ گمشدہ گھوڑی تلاش کی گئی۔ محلہ کی نالیوں کو صاف رکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ ایک جنازہ کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا گیا۔ **دارالفتوح :-** ایک مریضہ کو ہسپتال پہنچا کر بڑی محنت اور کوشش سے علاج کا انتظام کیا۔ گمشدہ گھوڑی کی تلاش کی۔ ایک جنازہ کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ ایک بیمار کے لئے دودھ اور ایک مسافر کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔

دارالفضل :- ایک بچہ کی لاش کے لئے قبر کھودی۔ ایک صحابی کو دو وقت کھانا لا کر دیا۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی بھرتے رہے۔ **دارالبرکات :-** ایک بڑھیا کو آٹھ آنے کا آٹا اور آٹھ آنے نقد دیئے۔ ایک بڑھیا کا اسباب سٹیشن سے ننگل تک پہنچایا۔ **مسجد اقصیٰ :-** ایک مریض کو دوائی دی۔ مسجد اقصیٰ کی صفائی کی گئی۔ **بورڈنگ مدرسہ احمدیہ :-** ایک بوڑھی عورت کا سامان ننگل تک پہنچایا گیا۔ دارالشیوخ کے لئے کپڑے اکٹھے کئے گئے۔

دارالسعۃ :- ایک بیمار کیلئے دوائی کا انتظام کیا گیا۔ **قادر آباد :-** ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ اور رات بسر کرنے کا انتظام کیا گیا۔ **دارالشیوخ :-** بعض احباب کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ ایک شخص کو عندالضرورت سودا لا کر دیا جاتا رہا۔

بیرونی مجالس - دہلی :- ایک نادار نوجوان کے امتحان کی فیس مبلغ ۲۶ روپے ادا کی گئی۔ ایک شخص کو بطور امداد آٹھ روپے دیئے۔ دو جنازے پڑھے گئے۔ **چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا :-** سات مسافروں کو روٹی اور بستر دیئے۔ مریضوں کو مفت دوائی دی۔ صفائی کے متعلق ہدایات دی جاتی رہیں۔ **اوڑ ضلع جالندھر :-** ایک احمدی بھائی کی تبدیلی مکان کے سلسلہ میں مدد کی گئی۔ غرباء کی امداد کی گئی۔ بیکاری کے انسداد کی کوشش کی گئی۔ **سونگھڑہ ضلع کٹک :-** شفاخانہ میں جا کر مریضوں کی خدمت کی گئی۔ ایک غیر احمدی کو منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ **کانپور :-** ایک شخص کو قمیص دی گئی۔ ایک مریض کی مرہم پٹی کا انتظام کیا گیا۔ **کیرنگ :-** ۳۵ اشخاص کو خطوط لکھ کر دیئے۔ حوض میں وضو کیلئے پانی بھرنے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ **انبالہ شہر :-** ایک احمدی کے جانور کو دوائی دی گئی۔ غرباء کی مدد کی گئی۔ **کرکی پونا :-** ہسپتال میں جا کر مریضوں کی خدمت کی جاتی رہی۔ ایک سکھ کو تبلیغ کی۔ **کراچی :-** ایک صحابی کی سوا سات روپے سے مدد کی۔

راستہ سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ بعض معذوروں کو گھر پہنچایا گیا۔ **حیدر آباد دکن :-** ایک بوڑھے مرد اور عورت کی مالی مدد کی گئی۔ آٹھ خطوط لکھ کر دیئے۔ ایک بیل گاڑی کو الٹنے سے بچایا۔ راستہ سے خاردار تار ہٹائی گئی۔

سیالکوٹ شہر :- ایک سپاہی کو جو زخمی تھا۔ ٹانگہ پر بٹھا کر منزل مقصود پر پہنچایا گیا۔ **دنیا پور :-** پندرہ مسافروں کو کھانا کھلایا۔ اور دس کو رات بسر کرنے کے لئے بستر دیئے۔ **چک ۳۶ :-** سات مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ **کنڈا گھاٹ :-** ایک بیمار کو دوائی دی گئی۔ **داتہ زید کا :-** غلہ خود خرید کر لوگوں کو دیا۔ **کریام :-** تین مسافروں کو کھانا۔ اور ایک کو بستر دیا۔ **سید والہ :-** ایک آدمی کی عیادت کے لئے ۱۰ میل کا سفر کیا گیا۔ **گجرانوالہ :-** مفت دوائی دی گئی۔ سودا لا کر دیا گیا۔ **کوٹ آغا خاں :-** تین بیماروں کو ہسپتال سے دوائی لا کر دی گئی۔ جھگڑا لادنے میں مدد کی گئی۔ **لائل پور :-** پانچ کوس تک ایک بڑھیا کا سامان اٹھایا گیا۔ مریضوں کی تیمار داری کی۔ **گوکھو وال :-** غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ اور مریضوں کی عیادت کی گئی۔

شعبہ وقار عمل

مقامی مجالس - دارالبرکات شرقی :- ہفتہ میں چار بار کام کر کے ایک راستہ درست کیا۔ **دارالرحمت :-** بدرروؤں کو پر کیا۔ سڑک درست کی۔ **دارالفتوح :-** ایک گڑھا پر کیا۔ اور مسجد کے صحن میں مٹی ڈالی۔ **دارالفضل :-** چار کچی نالیاں درست کیں۔ ایک جگہ مٹی ڈالی۔ **دارالبرکات :-** ہر ہفتہ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ آک کے پودے اکھاڑے۔ نالیاں درست کیں۔ ایک راستہ مٹی سے پر کیا۔ اور دو نالیاں نئی تیار کیں۔ **دارالانوار :-** سڑک پر سے روڑے اٹھائے۔ آک اکھاڑے گئے۔ **دارالسعۃ :-** سڑک کی نالی اور مسجد کی صفائی کی۔ اور مسجد کے پودوں کو پانی دیا۔ **قادر آباد :-** راستہ میں مٹی ڈالی۔ **ناصر آباد :-** مسجد کی صفائی کے لئے گھاس کھودا۔ اور مکانوں کی چھتوں پر ۶۰ ٹوکرے مٹی ڈالی۔

مرکزی کارگذاری

دارالبرکات کے حلقہ میں تقریر کی۔ قائد مجلس لاہور کو وقار عمل سے متعلقہ غفلت دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سیزم وقار عمل کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروری التماس

جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد ادائیگی فرمادیں بعض احباب۔ وعدہ کر کے پھر بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ اُن سے ہماری گذارش ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات میں اس قسم کا تساہل بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس صبر آزما مشکلات کے دور میں ہم سے ہر ممکن تعاون کریں۔ اُمید ہے آئندہ کوئی دوست بھی چندہ کی بروقت ادائیگی میں غفلت سے کام نہ لیں گے۔

مینیجر

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍ ۶

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

قرص خاص امراض مخصوصہ کیلئے ایک ہی لاجواب دوا ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۵۰ قرص دو روپے ۲؍ دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضمن میں مقام عمل کا معائنہ کیا۔ ۱۲۱ پوسٹر چھپوائے صدر محترم کا ارشاد دورہ کر کے احباب تک پہنچایا۔ زائد کرالیں مہیا کیں۔ "الفضل" کے لئے ایک مضمون لکھا۔ اور پانچ اعلانات اور ایک رپورٹ وقار عمل شائع کرائی۔

بیرونی مجالس

چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ ایک روز کام کر کے وقار عمل منایا دو گڑھے پُر کئے۔ اوڈ:۔ نالیوں اور راستوں کی صفائی کی ۵۰۰ فٹ لمبی نالی پر ۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ سونگکھڑہ:۔ ایک بار وقار عمل کر کے تین گھنٹے کام کیا۔ ۴۳ فٹ لمبی اور آٹھ فٹ چوڑی سڑک تیار کی مسجد کی صفائی کی۔ کیونگ:۔ بڑے تالاب کے نہانے کا گھاٹ مرمت کیا۔ کوکی (پونا):۔ ایک گڑھا پُر کیا گیا۔ جہلم:۔ مسجد احمدیہ کی صفائی کی۔ دفیاپور:۔ پندرہ گلیوں کی صفائی کی۔ چک ۱۱ جنوبی:۔ چار مرتبہ کام کر کے ۱۶۵ فٹ لمبی دو فٹ چوڑی ۱½ فٹ اونچی سڑک تیار کی۔ کنڈا گھاٹ:۔ چالیس فٹ پھلواڑی لگائی ایک پختہ نالی بنائی گئی۔ مدرسہ چٹھہ:۔ ایک مرتبہ مسجد کی نالی کی درستی کی۔ داتہ زیدکا:۔ ایک روز مسجد کا صحن اور ڈنڈیاں صاف کی گئیں۔ کریام:۔ تین روز کام کر کے سڑک تیار کی مسجد اور گلی کوچوں کی صفائی کی گئی۔ سید والا:۔ سات مسجدوں کی صفائی کی۔ گوجرانوالہ شہر:۔ مسجد کے قریب ایک ناہموار جگہ ٹھیک کی۔ نالیاں بنائی گئیں۔ کوٹ آغا خاں:۔ دو گھنٹہ وقار عمل منایا گیا۔ لائل پور:۔ ایک روز چک ۱۲۱ میں جا کر وقار عمل منایا گیا۔ گوکھووال:۔ لائل پور کی مجلس کے ساتھ مل کر چک ۱۲۱ میں وقار عمل منایا گیا۔

(جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انتباہ مستقل چندوں کی فرضیت کے متعلق

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتداء میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کر دیں گے اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے۔ پھر اس تقریر میں فرمایا۔ کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہینگے۔"

حضور کے اس منشاء کے ماتحت اُمید ہے کہ کوئی دوست لازمی چندوں۔ یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہونگے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایادار ہونے کے شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں تو جماعت ہائے کے سکرٹری مال کا فرض ہے۔ کہ اُن کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنان سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی کے براہ راست چندہ ارسال کرتے ہوں۔ تو یہ امر نہ صرف احمدیت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف انشقاق کا ممد ہے اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کر سکتا اس لئے آئندہ کیلئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال سمجھیں تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال

چندہ کا بقایادار عہدہ دار نہیں ہو سکتا

جماعت ہائے مقامی کی اطلاع کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ہر ایسی جماعت میں جس کے ایسے احباب کی تعداد جن پر چندہ واجب ہوتا ہے۔ اکیس یا اس سے زائد ہو۔ وہاں کارکن صرف ایسے ہی اشخاص مقرر کئے جائیں۔ جو پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ دیتے ہوں۔ اور ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال)

ضرورت رشتہ

احمدی میراسی خاندان کی دو قابل شادی لڑکیوں کے واسطے احمدی میراسی خاندان سے رشتے درکار ہیں۔ نیز ایک صحابی مسیح موعودؑ جو قصائی قوم سے ہیں۔ انکی لڑکی کے واسطے قصائی قوم سے اور دو راجپوت خاندان کی لڑکیوں کے واسطے تعلیم یافتہ راجپوت برسر روزگار رشتوں کی فوری ضرورت ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان

بموجب فیصلہ جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۴-۶-۴۲ قسط دوم کی ادائیگی کے لئے آخری تاریخ اندرون ہند کے لئے ۳۱ جولائی اور بیرون ہند کیلئے ۳۱ اگست مقرر تھی۔ اب اندرون ہند کی میعاد گذر جانیکے بعد حصہ داران کی طرف سے توسیع معیاد کیلئے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں اس لئے بجائے فرداً فرداً جواب دینے کے جملہ حصہ داران کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ گذر جانیکے بعد اب توسیع میعاد نہیں ہو سکتی اور ایسے تمام حصہ داروں کے خلاف جن کے ذمہ مطالبہ دوم کی رقم باقی ہے۔ ضابطہ کی کارروائی کی جاوے گی۔

مینیجنگ ڈائرکٹر
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان پنجاب

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کیسا تندرستی۔ کاہلی کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔

جوشاندے اور تقویت جگر
پندرہ دن کی خوراک (۱۵/)
پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے
اے ماڈل:۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدھم روشنی دیتا ہے،
سی ماڈل:۔ پلگ میں لگانے کیلئے بنایا گیا ہے

میک ورکس قادیان
5.16

وی پی وصول کر کے آپ اپنے قومی پریس کو تقویت پہنچاتے ہیں لہذا وی پی ضرور وصول فرمالیجئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۷ اگست۔ روس کے تازہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ سے ۹۵ میل جنوب مغرب کی طرف جرمنوں نے روسی صفوں میں جو درآر پیدا کر لی تھی اس کی وجہ سے روسیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ڈان کے موڑ کے علاقہ میں روسیوں نے دشمن کو ابھی تک روک رکھا ہے۔ بلکہ کلیٹ سکایا کے محاذ پر جوابی حملہ کر کے اسے کچھ پیچھے بھی دھکیل دیا ہے۔ روسٹوف کے جنوب میں جرمن جو بڑا حملہ کر رہے ہیں اس سے سٹالن گراڈ سے بحیرہ اسود کو آنیوالی ریلوے لائن کا ایک اہم جنکشن خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمن جرنیل فان بک کی کوشش ہے کہ روسی فوجوں کو بحیرہ اسود کی طرف دھکیل دیا جائے۔ اور وہ کیوبان کے سارے علاقہ کو منقطع کر دینے کے لئے روسیوں کے دائیں بازو پر زبردست دباؤ ڈال رہا ہے۔

لنڈن ۷ اگست۔ اسلحہ ساز کارخانوں کے مزدوروں نے مسٹر چرچل کو پیغام بھیجا ہے کہ یورپ میں دوسرا محاذ جلد از جلد قائم کیا جائے۔ اور اسکے لئے ہم ہر قسم کی قربانیاں کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ روس اکیلا ہی تکالیف اٹھا رہا ہے اور قربانیاں دیتا جائے۔

قاہرہ ۷ اگست۔ مصر میں اتحادی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے مرسا مطروح میں دشمن کی تارپیڈو کشتیوں پر بمباری کی خشکی پر وسطی محاذ پر دونوں طرف سے توپیں گولہ باری کرتی رہیں۔ اتحادی گشتی دستے تمام محاذ پر گشت کرتے رہے اور انہوں نے دشمن کی کئی کمزور جگہوں کا پتہ لگایا۔ اتحادی فوج کی طرح جرمن بھی زیادہ سے زیادہ رسد اور کمک مہیا کر رہے ہیں۔ مارشل رومیل نے حکم دیا ہے کہ جرمن سپاہی خندقیں کھودیں اور بارود کی سرنگیں بچھائیں۔ نیز ٹینک شکن توپوں کی چوکیاں تعمیر کریں۔ جنرل آکنلک کو بھی تیزی سے کمک اور سامان جنگ پہنچ رہا ہے۔

چنکنگ ۷ اگست۔ چین میں مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجیں بڑی سرعت کے ساتھ جاپانی مورچوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ لنچوان کا شہر کئی روز سے ان کے گھیرے میں ہے اور وہ اس پر زبردست حملے کر رہی ہیں۔ نیوگتی کے شہر سے وہ صرف تین میل دور ہیں۔ ایک اور شہر سے صرف سات میل۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوج کے دو ڈویژن انڈوچائنا میں پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۷ اگست۔ ڈیوک آف گلوسٹر چار ماہ میں قریباً ۲۴ ہزار میل سفر کرنے کے بعد یہاں پہنچ گئے۔ یہ سفر زیادہ تر ہوائی جہاز میں کیا گیا۔ آپ نے تین براعظموں میں بارہ ممالک کا معائنہ کیا۔

واشنگٹن ۷ اگست۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ربڑ کے معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ نیز آپ نے ملکہ ولہلمینا کو آبدوزوں کا پیچھا کرنے والا ایک جنگی جہاز پیش کیا۔ اور اسے پیش کرتے ہوئے کہا۔ نیدرلینڈ کا سمندری بیڑا اس لڑائی میں جو شاندار کام کر رہا ہے۔ اسکی ہم دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور اسکے ثبوت کے طور پر یہ جہاز پیش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۷ اگست۔ بلجیم میں جرمن مال کو نقصان پہنچانے کی وارداتیں روزافزوں ہیں چنانچہ ایک مال گودام کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اس پر بہت سے بلجین پکڑے گئے ہیں۔

لنڈن ۷ اگست۔ فرانسیسی فیسسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری پر منگل کی رات کو گولی چلائی گئی۔ جس سے وہ سخت مجروح ہوا۔

لنڈن ۷ اگست۔ جولائی میں اتحادی طیاروں نے مڈل ایسٹ میں دشمن کے ۲۰ ٹھکانوں پر ۱۱۵ حملے کئے اور ۵۰۴ طیارے گرائے۔

کلکتہ ۷ اگست۔ بنگال کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ امید ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سوچ سمجھ سے کام لے گی۔ اور اس قرارداد کی تائید نہ کریگی۔ ورنہ ملک تباہ ہو جائے گا۔

کابل ۷ اگست۔ افغانستان میں امریکہ کا جو نیا سفیر مقرر ہو کر آیا ہے۔ اس نے کل شاہ کابل کے حضور اپنے عہدہ کے کاغذات پیش کئے۔

لنڈن ۶ اگست۔ گذشتہ شب ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت اس بات کو بغور دیکھ رہی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے۔ اگر اسنے تحریک سول نافرمانی کی منظوری دیدی۔ تو حکومت اس تحریک کو ہرگز گوارا نہ کریگی اور کانگرس کے مطالبہ پر قطعاً دھیان نہ دیگی۔ تاہم وہ اس اعلان پر قائم ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۷ اگست۔ وشی ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں اب شمالی کاکیشیا میں ان روسی فوجوں سے ٹکرا رہی ہیں جو جزیرہ نما کوبن (شمال مغربی کاکیشیا) کے تیل کے چشموں کی حفاظت کر رہی ہیں۔ دشمن نے ٹرانس کاکیشیا ریلوے لائن کے اہم جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب سارے شمال مغربی کاکیشیا کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ والگا پر اب خطرہ منڈلا رہا ہے اور جرمن فوجیں ایک مقام پر سٹالن گراڈ سے پچاس میل دور ہیں۔ بلایا گلینا کے جنوب میں جرمنوں نے کئی روسی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسی فوجوں نے چھاپہ مار کر جرمن مزاحمت کے ایک اہم مرکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ڈان کے موڑ کے سوا تمام محاذ پر سرخ فوج کی پوزیشن پہلے سے بدتر ہو چکی ہے جرمن ریزرو فوجیں میدان میں لا رہے ہیں اور روسیوں پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔

بمبئی ۷ اگست۔ غیر ملکی نامہ نگاروں کے سوال کے جواب میں گاندھی جی نے کہا۔ کہ عدم تشدد پر مبنی تحریک کا جاری کی جائیگی۔ لیکن اسے جلدی ختم کرنے کے لئے عام ہڑتال ضروری ہے اور یہ چیز بھی میرے ذہن میں ہے۔

لاہور ۶ اگست۔ میٹرک کے امتحان میں ۳۳ طالب علموں کے داخلہ کے فارم رنگ محل مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے جعلی دستخطوں سے بھیجنے کے الزام میں ایک پرائیویٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی شہادت ہوئی۔

لاہور ۶ اگست۔ اشیاء خوردنی کو گراں قیمت پر فروخت کرنے کے الزام میں یہاں کے کئی دوکانداروں کو سزائیں ہو چکی ہیں۔

لاہور ۶ اگست۔ پونڈ۔ ۳۹/۱۲/-۔ چاندی ۸۴/-/- اور سونا ۵۳/۴/-

سرینگر ۶ اگست۔ چین کی اسلامک فیڈریشن کے نمائندہ شیخ عثمان وو کل یہاں پہنچ رہے ہیں۔

ڈلہوزی ۶ اگست۔ یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر ایک موٹر کار کھڈ میں جا پڑی۔ اس حادثہ سے لاہور کے ڈاکٹر دھن راج بھسین سابق ایم ایل سی۔ اور لکشمی انشورنس کمپنی کے منیجر مسٹر امرناتھ ہلاک ہو گئے۔

کراچی ۶ اگست۔ ریلوے لائن کے سیلاب کی وجہ سے کٹ جانے کے باعث کوئٹہ اور سندھ میں ریل کا رشتہ منقطع ہو گیا ہے۔ دریائے سندھ میں مزید چار انچ پانی چڑھ گیا ہے۔

گورکھپور ۶ اگست۔ برما سے جو پناہ گزین آئے ہیں۔ ان میں سے دو کو پولیس نے اس بنا پر گرفتار کر لیا۔ کہ وہ اتحادیوں کی شکست کا پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ آج انہیں ایک ایک سال قید با مشقت کی سزا دی گئی۔

لنڈن ۶ اگست۔ ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں جاپان کی طرف سے روس پر حملہ کی توقع ہے۔ لیکن اتحادی پہلے سے ہی اس کیلئے تیار ہیں۔ انہیں مدت سے یہ احساس تھا۔ کہ اگر جرمنی کی روس میں کامیابی کے آثار ظاہر ہوئے تو جاپان ضرور حملہ کرے گا۔ اور اس لئے انہوں نے پہلے ہی مناسب انتظامات روکنے کے کر رکھے ہیں۔

دہلی ۶ اگست۔ افغانستان کی حکومت انتظام کر رہی ہے کہ وہاں سے بھی اردو میں خبریں براڈکاسٹ کی جائیں۔

وشی ۶ اگست۔ مصری گورنمنٹ نے وہاں کے فیسی اسٹ لیڈر کو نظر بند کر دیا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بھاگ گیا ہے۔

بمبئی ۶ اگست۔ یہاں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر بمبئی میں ہی گرفتار کر لئے جائیں گے۔ مولانا آزاد سے پوچھا گیا۔ کہ کیا ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دوبارہ ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ اس کا دارومدار حکومت کے رویہ پر منحصر ہے۔

بمبئی ۷ اگست۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس آج شروع ہو گیا۔ صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک بیان میں سر سٹیفورڈ کرپس کے تازہ بیان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ انگریز یہاں سے چلے جائیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اتحادی افواج یہاں سے چلی جائیں۔ بلکہ صرف یہ ہے کہ حکومت کے سب اختیارات ہمیں سونپ دئے جائیں۔ کانگرس اور حکومت دونو کو کچھ کرنا ہے تو ابھی کرنا چاہیئے۔

ماسکو ۷ اگست۔ روسی فوجوں نے ماسکو کے محاذ پر ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ جو کوئی معمولی نہیں۔ جنوبی روس میں حالات تا حال نازک ہیں جرمن بہت سی جگہوں پر ٹینک۔ ہوائی جہاز اور سپاہی دھڑا دھڑ لا رہے ہیں۔ سٹالن گراڈ کے لئے بہت خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ والگا کے اس اہم شہر کی طرف جرمن فوجیں شمال مغرب اور جنوب مغرب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۷ اگست۔ اتحادی طیاروں نے لے اور سارموورا کے علاقوں میں جاپانیوں کے ٹھکانوں پر کامیاب حملے کئے اور سب جہاز سلامت واپس آ گئے۔ بونا کے علاقہ میں جاپانی پیش قدمی کو روک دیا گیا ہے۔

لنڈن ۷ اگست۔ اریٹریا کی بندرگاہ مساوا کی تہ میں جو محوری جہاز غرق شدہ ہیں۔ انہیں برطانی انجینئر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دہلی ۷ اگست۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ہڑتال کے موقعہ پر دکانوں اور ریسٹورنٹوں کو بند کرنے کی ممانعت کر دی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ دکانداروں کو دکانیں بند کرنے کی ممانعت کر سکیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی